آمد در کربلا

منزل پہ آج آگئے مہمانِ کربلا — شہ کے قدم ہیں اور ہے میدان کربلا
حسرت سے دیکھنے لگے سلطانِ کربلا — بولے میں لے کے آگیا ارمانِ کربلا
تاحشر ہم یہیں نئی بستی بسائینگے
گلشن کے پھول کرب وبلا میں کھلائینگے

عباسؑ نامدار بس اب روکو قافلہ — بھیا سفر کا ختم ہوا آج سلسلہ
قسمت کا جو لکھا ہے کبھی وہ نہیں ٹلا — سوئے گا یاں ہر ایک میری گود کا پلا
محشر تلک یہیں میری آرام گاہ ہے
خیمے لگاؤ بچوں کی حالت تباہ ہے

عباسؑ نامدار نے روکیں سواریاں — لیکر قنات آگئے اکبر فلک نشاں
خیمے لگائے جلد کہ سب اتریں بیبیاں — خیموں کی وہ قطار وہ دریا کا وہ سماں
ہاتھوں کو جوڑ کر کہا تشریف لائیے
سرکار میرے خیمہ میں آرام پائیے

بولے حسینؑ خیموں میں پہلے چلیں حرم — پردے کھنچے تو آئے حرم شہ کے محترم
اترے سہارے لیکے تو سنبھلا ہر اک کا دم — زینبؑ قریب در تھی تو اُٹھے شہ امم
خواہر کا ہاتھ تھامنے شبیرؑ آگئے
در کے قریب صاحب توقیر آگئے

www.emarsiya.com

زانو پہ اُن کے رکھی قدم بنتِ فاطمہؑ عباسؑ نے جو زانوں کا زینہ بنادیا
اکبرؑ نے بڑھ کے تھام لیا ہاتھ دوسرا خواہر کا ہاتھ تھام لئے شاہِ دوسرا
با احترام دخترِ حیدرؑ اتر گئیں
بھائی کا ہاتھ تھام کے خواہر اتر گئیں

کانپی زمین درد کا ظاہر ہوا سماں خیمونمیں بیٹھیں بچوں کو لے لیکے بی بیاں
سردارِ فوج بڑھ کے یہی کرتا ہے بیاں دیکھا کہ فوج گھیرتی آتی ہے الاماں
دریا ہمارے قبضہ میں ہے دور جایئے
دریا سے دور دشت میں خیمے لگایئے

بڑھ کر پکارے یہ تیری جراءت اے نابکار غصہ سے کانپنے لگے عباسؑ نامدار
یہ مالک زمین و زماں ہے جہاں نثار یہ مرتضٰیؑ کا بیٹا ہے یہ ہے فلک وقار
آگے بڑھے تو تیغ سروں پر چلاؤنگا
ہر ایک کا لہو میں زمیں پر بہاؤنگا

گھبرا کے آئے پاس شہنشاہِ نیک ذات یہ کہہ کے رکھا قبضہ پہ ضیغم نے اپنا ہاتھ
اے میرے شیر اے میرے جرار خوش صفات لپٹا کے اپنے بھائی کو کرنے لگے یہ بات
بھیا نہ تیغ ہاتھ میں اپنے اُٹھایئے
صابر کے لال صبر جہاں کو دکھایئے

www.emarsiya.com

بھیا ہمارے ہاتھ میں دنیا کا ہے نظام
احسان کر کے خلق میں ہوتے ہیں شاد کام
کوثر کے ہم تو ساقی ہیں جھکنے نہیں ہے کام
عقبیٰ کی نہریں لکھی بہت ہیں ہمارے نام
صابر ہیں صبر اپنا جہاں کو دکھائینگے
کہدو نہ روٹھو نہر سے ہم دور جائینگے

عباسؑ روئے بولے شہ دوسرا نہ رو
ضبط و تحمل آج ہو دل میں سوا نہ رو
دنیا میں تم ہو دلبرِ شیر خدا نہ رو
مظلومیت پہ اپنی میرے باوفا نہ رو
جرار تو ہے کیوں تو میرا بھائی روتا ہے
اللہ صابروں ہی کے ہمراہ ہوتا ہے

پھر صبر کر کے خیمے وہ سارے اُٹھا دیئے
دریا سے دور خیمے جری نے لگا دیئے
اشرار ظلم اپنا جہاں کو دکھا دیئے
ہفتم سے ہائے نہر پہ پہرے بٹھا دیئے
پانی تھا بند گلشن آل رسولؐ پر
لعنت خدا کی دشمنِ آل رسول پر

رو کر پکارتے رہے اطفال ہائے پیاس
اے ظالمو ہے غم سے بُرا حال ہائے پیاس
ہم کلمہ گو رسول کی ہیں آل ہائے پیاس
سوکھی زباں ہے دیکھو یہ احوال ہائے پیاس
مہماں ہیں نہ ستاؤ کہ حالت تباہ ہے
پانی ذرا پلاؤ کہ حالت تباہ ہے

دو دن سے ہم پہ فاقے ہیں للہ رحم کھاؤ سینہ میں دل لرزتے ہیں للہ رحم کھاؤ
شق پیاس سے کلیجے ہیں للہ رحم کھاؤ بھوکے ہیں اور پیاسے ہیں للہ رحم کھاؤ

پانی پلا کے جان ہماری بچائیو
کوثر کا جام ساقی کوثر سے پائیو

مدحت نہ بیکسوں پہ کوئی رحم کھاتا تھا شمر لعین گھوڑوں کو پانی پلاتا تھا
خود رو رہے تھے بچوں کو ظالم رُلاتا تھا پانی دکھا دکھا کے زمیں پر بہاتا تھا

ہاتھوں میں خالی کوزے تھے اطفال روتے تھے
معصوم اپنے اشکو نسے چہرے بھگوتے تھے

www.emarsiya.com